تعارف حبیب

صلی اللہ علیہ وسلم

محمد رسول اللہ

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِی
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.
04010095

تعارف حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نام کتاب ------------ تعارف حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف ------------

ناشر ------------ الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ایڈیشن ------------ اوّل

تعداد ------------ 5000

ISBN ------------ 978-969-8665-84-5

قیمت ------------

تاریخ اشاعت ------------ نومبر 2015ء

ملنے کے پتے

اسلام آباد
7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد، پاکستان
فون: +92-51-4866130-1 +92-51-4866125-9
salesoffice.isb@alhudapk.com

کراچی
30-اے سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی، پاکستان
فون: +92-21-34169588 +92-21-34169557

امریکہ
PO Box 2256 Keller TX 76244
فون: +1-480-234-8918 +1-817-285-9450
www.alhudaonlinebooks.com

کینیڈا
5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada
فون: +1-905-624-2030 +1-647-869-6679 +44-208-599-5277
www.alhudainstitute.ca

برطانیہ
14 Wangey Road Chadwell Heath
Essex RM6 4AJ London UK
فون: +44-790-277-7725 +44-796-869-6382
alhudasalesoffice.uk@gmail.com

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ

’’اور آپ کا رب جو چاہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے‘‘۔

(القصص:68)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ

’’بے شک اللہ عزوجل نے اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو چنا اور کنانہ میں سے قریش کو چنا قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے چنا‘‘۔

(صحیح مسلم:5938)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(صحیح البخاری:3370)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فَدَیْنَاکَ بِاٰبَائِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا

’’(اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !) ہمارے آباؤ اجداد اور ہماری مائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان‘‘

(صحیح البخاری:3904)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	ابتدائیہ	
2	تعارف	
3	حلیہ مبارک	
4	لباس	
5	معجزات	
6	صفات	
7	ادب رسول ﷺ	
8	سانحات ومشکلات	
9	غزوات	
10	فضائل	
11	دیگر صفات مبارکہ	
12	نبی کریم ﷺ کا مزاح	
13	رقیق القلبی	
14	نبی کریم ﷺ پر ایمان کا وجوب	
15	نبی کریم ﷺ پر اطاعت کا وجوب	
16	نبی کریم ﷺ سے محبت	
17	المصادر والمراجع	

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبۃ: 128) ''(لوگو!) یقیناً تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول آ گیا ہے، اس پر تمہارا تکلیف میں مبتلا ہونا گراں (گزرتا) ہے، وہ تمہارے لیے (بھلائی کا) حریص ہے۔ مومنوں پر نہایت شفیق بہت رحم کرنے والا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (صحیح البخاری: 15) ''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔

اس کتابچہ کا مقصد نبی اکرم ﷺ کا ایک جامع تعارف پیش کرنا ہے کیونکہ کسی شخصیت کو جانے بغیر اس سے وقتی عقیدت تو ہو سکتی ہے لیکن حقیقی اور پائیدار محبت قائم نہیں ہو سکتی، رسول اللہ ﷺ کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم آپ ﷺ سے ایسا تعلق قائم کریں جو قلب و روح کو سرشار کر دے اور دل میں ایک ایسی میٹھی کسک پیدا کر دے کہ ہم آپ ﷺ کی ہر سنت پر عمل کرنے کے لیے بے تاب ہو جائیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نبی ﷺ کی ایسی محبت عطا فرمائے کہ روز قیامت ہم بھی اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (صحیح البخاری: 6168) ''آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہو گا'' کے مصداق آپ ﷺ کے قرب کا شرف پا سکیں۔ (آمین)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تعارف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ

''میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں''۔[1]

اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ

''قیامت کے دن سب نبیوں کی نسبت زیادہ لوگ میرے تابع ہوں گے''۔[2]

اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَافَخْرَ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَھُوَ تَحْتَ لِوَائِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَنْتَظِرُ الْفَرَجَ وَاِنَّ مَعِیَ لِوَاءَ الْحَمْدِ اَنَا اَمْشِیْ وَیَمْشِی النَّاسُ مَعِیَ حَتّٰی اٰتِیَ بَابَ الْجَنَّۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیُقَالُ: مَنْ ھٰذَا؟ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیُقَالُ: مَرْحَبًا بِمُحَمَّدٍ فَاِذَا رَاَیْتُ رَبِّیْ خَرَرْتُ لَہٗ سَاجِدًا اَنْظُرُ اِلَیْہِ

''قیامت کے دن میں بغیر کسی بھی فخر کے تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے آسانی اور خوشی کا انتظار کریں گے۔اور بے شک میرے پاس حمد کا جھنڈا ہوگا۔ میں چلتا رہوں گا اور لوگ بھی میرے ساتھ چلتے رہیں گے یہاں تک کہ میں جنت کے دروازے پر پہنچ جاؤں گا۔پس میں دستک دوں گا تو پوچھا جائے گا کہ کون ہے میں کہوں گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنانچہ کہا جائے گا مرحبا محمد! تو جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اسے دیکھتے ہوئے سجدے میں گر جاؤں گا''۔[3]

نام ونسب: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر (قریش) بن مالک بن نضر بن کنانہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وَّلَدِ اِسْمَاعِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِیْ مِنْ

① سنن ابن ماجة:4308 ② صحیح مسلم:484 ③المستدرك للحاكم، ج:90,1

بَنِیْ ھَاشِمٍ. ''بے شک اللہ عزوجل نے اولاد اسمٰعیلؑ میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا''۔[1]

کنیت: ابوالقاسم[2]

دیگر اسمائے گرامی

• محمد[3] • احمد[4] • الماحی • الحاشر • العاقب • خاتم[5] • الصادق المصدوق[6] • بشیر[7] • نبی الرحمہ • نبی التوبہ • المقفّی[8] • ملحمہ[9] • منیر[10] • مصطفیٰ[11] • خاتم النبیین[12] • امین[13] • رؤوف • رحیم[14] • المتوکل[15]

پیدائش

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن 9 ربیع الاوّل اصحاب فیل کے واقعہ سے پہلے پیدا ہوئے۔

• **دن:** پیر • **ماہ:** ربیع الاول • **سال:** عام الفیل • **شہر:** مکہ • **قبیلہ:** بنی ہاشم[16]

والد: عبداللہ بن عبدالمطلب

والدہ: آمنہ بنت وہب

رضاعی مائیں: ثویبہ، حلیمہ سعدیہ

کفالت: عبدالمطلب (دادا)، ابوطالب (چچا)

① صحیح مسلم:5938 ② صحیح البخاری:3537,6188 ③ مُحمّد:2
④المستدرك للحاكم، ج:6370,4،المعجم الكبير للطّبرانی:3593، الشريعة للاجری:809،اخبار مكة للفاكهی:2419
⑤شعب الايمان، ج:1397,2 ⑥شعب الايمان، ج:4360,4 ⑦ البقرة:119 ⑧ صحيح مسلم:6108 ⑨ فوائد تمام:978
⑩الاحزاب:46 ⑪المعجم الكبير للطّبرانی، ج:5146,5 ⑫ الاحزاب:40 ⑬التّوحيد لابن خزيمة،ص:271،التّكوير:21
⑭التّوبة:128 ⑮صحيح البخاری:2125،4838 ⑯ الرحيق المختوم،ص:83

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نوجوانی

☆عرب رسم ورواج کے مطابق بکریاں بھی چرائیں۔[1]

☆نوجوانی سے جوانی تک کی عمر نبی کریم ﷺ نے تقریباً تنہا ہی گزاری۔ آپ ﷺ نے اہل مکہ اور بنی سعد کی بکریاں چند قیراط کے عوض چرائیں۔ مال دار لوگ منافع کی شراکت پر آپ کو سامانِ تجارت دیتے تھے۔

☆تجارت کی غرض سے شام کا سفر کیا اور صادق وامین کے نام سے پہچانے گئے۔[2]

شادی

☆25 سال کی عمر میں آپؐ کے چچا ابوطالب نے آپؐ کی شادی سیدہ خدیجہ بنت خویلدؓ سے کی جن کی عمر چالیس سال تھی۔[3]

آغاز نبوت

40 سال کی عمر میں غار حرا میں محمد مصطفٰے ﷺ پر پہلی وحی الٰہی کا نزول ہوا اور آپ کو سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات عطا کی گئیں۔[4] اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام نبوت پر فائز فرمادیا۔

خاندان

ازواج رسول اللہ ﷺ

•خدیجہ بنت خویلدؓ •سودہ بنت زمعہؓ •عائشہ بنت ابوبکر صدیقؓ •حفصہ بنت عمر فاروقؓ
•زینب بنت خزیمہؓ •ام سلمہؓ •زینب بنت جحشؓ •جویریہ بنت حارثؓ
•ام حبیبہؓ •صفیہ بنت حیی بن اخطبؓ •میمونہ بنت حارثؓ[5] •ماریہ قبطیہؓ[6]

① صحیح البخاری:2262 ② الرحیق المختوم،ص:90 ③ سیرت ابن ھشام،ج:1،187 ④ صحیح البخاری:3
⑤ الرحیق المختوم،ج:1،434 ⑥ زاد المعاد،ج،ص:1،111

اولاد

ساری اولاد خدیجہؓ سے تھی سوائے ابراہیم کے جن کی والدہ ماریہ قبطیہؓ تھیں۔

بیٹے: •قاسم •عبداللہ •ابراہیم (سب بیٹے بچپن میں وفات پا گئے)

بیٹیاں: •زینبؓ •رقیہؓ •ام کلثومؓ •فاطمہؓ[1]

چچا

•حمزہ بن عبدالمطلب •عباس بن عبدالمطلب •ابوطالب بن عبدالمطلب •ابولہب بن عبدالمطلب •زبیر بن عبدالمطلب •حارث بن عبدالمطلب •مقوّم بن عبدالمطلب (عبدالکعبہ) •ضرار بن عبدالمطلب (صفار) •قثم بن عبدالمطلب •مغیرہ بن عبدالمطلب (حجل) •غیداق بن عبدالمطلب[2]

پھوپھیاں

•صفیہؓ بنت عبدالمطلب •اروی بنت عبدالمطلب •عاتکہ بنت عبدالمطلب
•برّہ بنت عبدالمطلب •امیمۃ بنت عبدالمطلب •ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب[3]

رضاعی بہن بھائی

•ابوسلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ •مسروح بن ثویبہؓ •حمزہ بن عبدالمطلبؓ •انیسہ بن حلیمہؓ
•عبداللہ بن حلیمہؓ •ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلبؓ •شیما بنت حلیمہؓ[4]

① سیرت ابن ھشام،ج:1،190 ② سبل الهدیٰ والرّشاد،ج:11،ص:82 ③ تلقیح فھوم اھل الاثر،ج،ص:1،21
④ الرّحیق المختوم،ص:84

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

امراءاور عمال

•سیدنا مہاجر بن ابی امیہ بن مغیرہ ؓ کو صنعاء کی طرف بھیجا

• سیدنا زیاد بن لبید انصاری ؓ کو حضر موت کا عامل مقرر فرمایا

•سیدنا عدی بن حاتم ؓ کو بنو طے اور بنو اسد کی طرف

•سیدنا مالک بن نویرہ یربوعی ؓ کو بنو حنظلہ کی طرف

•سیدنا زبرقان بن بدر ؓ کو بنوسعد کے علاقے کی طرف

•سیدنا قیس بن عاصم ؓ کو بنوسعد کے ایک دوسرے علاقے کی طرف

•سیدنا علاء بن حضرمی ؓ کو پہلے اور بعد میں سیدنا ابان بن سعید بن عاص ؓ کو بحرین کی طرف

•سیدنا علی بن ابی طالب ؓ کو نجران کی طرف [1]

قاصد

•عمرو بن امیہ الضمری ؓ کو شاہ حبشہ اصحمہ نجاشی کی طرف [2]

• دحیہ بن خلیفہ ؓ کلبی کو قیصر روم کی طرف [3]

•عبداللہ بن حذافہ السھمی ؓ کو شاہ فارس خسرو پرویز کی طرف [4]

• حاطب بن ابی بلتعہ ؓ کو شاہ مصر مقوقس کی طرف [5]

•شجاع بن وہب الاسدی ؓ کو شاہ غسان حارث بن ابی شمر کی طرف [6]

•سلیط بن عمرو ؓ کو رئیس یمامہ ہوذہ بن علی الحنفی اور ثمامہ بن اثال الحنفی کی طرف [7]

•عمرو بن العاص ؓ کو شاہان عمان جیفر اور عبد بن جلندی کی طرف

---

① سیرت ابن ہشام، ج،ص:600,2، تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس، ج،ص:183,2، جوامع السیرۃ، ج،ص:24,1

② سیرت ابن ہشام، ج،ص:359,2 ③ زاد المعاد، ج،ص:117,1 ④ صحیح البخاری:4424 ⑤ زاد المعاد، ج،ص:118,1

⑥ زاد المعاد:118,1 ⑦ سیرت ابن ہشام، ص، ج:607,2

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

•علاء بن الحضرمی ؓ کو شاہ بحرین منذر بن ساوی کی طرف [1]

•مہاجر بن اُبی امیہ المخزومی ؓ کو یمن کے حارث بن عبد کلال حمیری کی طرف [2]

•جریر بن عبداللہ بجلی ؓ کو ذو الکلاع حمیری اور ذو عمر کی طرف [3]

•عمرو بن امیہ الضمری ؓ اور سائب بن عوام ؓ کو یکے بعد دیگرے مسیلمہ کذاب کی طرف [4]

محافظ

•عباد بن بشر ؓ

حواری

•سعد بن معاذ ؓ •محمد بن مسلمہ ؓ •زبیر بن العوام ؓ [5]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَ اللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المآئدۃ:67)

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ آپ کو کافی ہے''۔

مندرجہ بالا آیت کے نزول کے بعد ان سب صحابہ کرام ؓ کو محافظت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب سے فارغ کر دیا گیا۔ [6]

مؤذن

•بلال بن رباح ؓ [7] •عبداللہ بن ام مکتوم القرشی ؓ [8] •سعد القرظ ؓ [9]

•اوس بن مغیرہ ؓ (ابو محذورہ) [10]

حُدی خواں

•عبداللہ بن رواحہ ؓ [11] •انجشہ ؓ [12] •عامر بن اکوع ؓ [13] •سلمہ بن اکوع ؓ [14]

---

① الرحیق المختوم:490-487 ② سیرت ابن ہشام، ج،ص:607,2 ③ اسد الغابۃ، ج:1548,1552,2

④ زاد المعاد، ج،ص:120,1 ⑤ زاد المعاد، ج،ص:123,1 ⑥ زاد المعاد،ص، ج:123,1 ⑦ سنن الترمذی:189

⑧ صحیح البخاری:620 ⑨ المعجم الکبیر للطبرانی:5448 ⑩ اخبار مکۃ للفاکھی:1315 ⑪ صحیح البخاری:1155

⑫ صحیح البخاری:6161 ⑬ صحیح البخاری:4196 ⑭ صحیح البخاری:4194

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کاتبین

• ابوبکر صدیقؓ • عمر بن خطابؓ • عثمان بن عفانؓ • علی بن ابوطالبؓ
• خالد بن ولیدؓ • معاویہ بن سفیانؓ • عمرو بن العاصؓ • ابی بن کعبؓ
• ابان بن سعیدؓ • زید بن ثابتؓ • مغیرہ بن شعبہؓ • عبداللہ بن رواحہؓ
• خالد بن سعیدؓ • عبداللہ بن ابی سرحؓ • زبیر بن العوامؓ • عامر بن فہیرہؓ [1]

شعراء

• کعب بن مالکؓ • حسّان بن ثابتؓ [2] • عبداللہ بن رواحہؓ [3]

غلام

• زید بن حارثہؓ • اسلم ابورافعؓ • شُقران صالحؓ • ثوبانؓ • ابوکبشہ سلیمؓ • رباح نوبیؓ
• یسار نوبیؓ • انجشہ الحاوی • حسنین • مُدعِم • کرِکرہ نوبی • افلحؓ
• عبیدہؓ • فضالہؓ • سفینہ ابن فرّوخ • طعمانؓ [4] • ابوعسیبؓ [5]

لونڈی وکنیزیں

• امِّ ایمن [6] • سلمٰی ام رافع [7] • خُضرہ • میمونہ بنت سعد • رضوی [8] • ریحانہؓ [9] • ربیحہ [10]

① قرآن کریم اور اس کے چند مباحث،ص:128 ② سیرت ابن ھشام،ج،ص:132,137,2 ③صحیح البخاری:1155
④ محمد رسول اللہﷺ کی نجی زندگی از ابوثوبان غلام قادر،ص:201 ⑤ شرف المصطفٰی،ج،ص:349,6
⑥ سیرت ابن ھشام،ج،ص:347,2 ⑦ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر،ج،ص:647,4 ⑧ الطبقات الکبریٰ،ج،ص:385,1
⑨الطبقات الکبریٰ،ج،ص:102,8 ⑩ تاریخ الدمشق لابن عساکر،ج،ص:242,3

خدّام

• انس بن مالکؓ (مسواک اور نعلین کے ذمہ دار) • عبداللہ بن مسعودؓ (مسواک و نعلین کے ذمہ دار)
• اسلع بن شریکؓ (اونٹ کے محافظ) • بلال بن رباحؓ (مؤذن) • سعد [1] • ذومخبر حبشیؓ [2]
• ربیعہ بن کعب الاسلمیؓ [3] • ابوسبعؓ [4] • عقبہ بن عامر جہنیؓ (سفر میں آپ ﷺ کا خچر ہانکتے) [5]
• ابوذر غفاریؓ [6] • ایمن بن عبیدؓ [7]

ہتھیار

• تلواریں: ماثور، عضب، قلعی، بتّار، حتف، رسوب، مخذم، قضیب اور مشہور ترین ذوالفقار [8]
• زرہ: ذات الفضول، ذات الوشاح، ذات الحواشی، سعدیہ، فضہ، بتراء اور خرنق [9]
• ڈھال: زلوق [10]
• نیزے: مثوی، شنونی، فضہ یا جعبہ یا کافور، کنانۃ الجمع [11] اور مثنیٰ [12]
• لوہے کی چھڑیاں: قبعہ، بیضاء اور عنزہ [13]
• لکڑی کی چھڑی: ممشوق [14]

①امتاع الاسماع،ج،ص:349,350,6 ② مسند احمد:16824 ③ سنن أبی داؤد:1320
④ امتاع الاسماع،ج،ص:351,6 ⑤ اسماع الامتاع:ج،ص:222,7 ⑥امتاع الاسماع ،ج،ص:363,6
⑦ الجوھر النقی،ج،ص:258,8، جامع المسانید والسنن:606،الموسوعۃ القرآنیۃ،ج،ص:289,1
⑧امتاع الاسماع،ج،ص:134,7 ⑨امتاع الاسماع،ج،ص:142,7
⑩ امتاع الاسماع،ج،ص:153,7 ⑪ امتاع الاسماع،ج،ص:152,7 ⑫ الوافی بالوفیات للصفدی،ج،ص:91,1
⑬ امتاع الاسماع،ج،ص:156,7 ⑭ امتاع الاسماع،ج،ص:174,7

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- **خود:** موشّح ،ذوالسبوغ [1]
- **جنگی لباس:** ایک عدد [2]
- **جھنڈے:** زرد، کالے اور سفید [3]
- **خیمہ:** ایک عدد [4]

سواریاں

- **اونٹنی:** قصواء،[5] عضباء،[6] جدعاء[7]
- **خچر:** الشہباء/ دُلدُل ،فضّہ
- **گدھا:** یعفور ،[8] عفیر[9]
- **گھوڑے:** لُحیف ،لِزاز،ظرب ،سَکب ،مُرتجز،سیحہ ،وَرد[10]

① زاد المعاد،ج،ص :127,1 ② امتاع الاسماع،ج،ص:158,7 ③ امتاع الاسماع،ج،ص:161,162,7

④ ⑤ الرحیق المختوم،ج،ص:206,1 ⑥ سیرت ابن ھشام،ج،ص:545,2

⑦ التاریخ الکبیر للبخاری :3001 ⑧ الطبقات الکبرٰی،ج،ص:382,1 ⑨ الطبقات الکبرٰی،ج،ص:382,1

⑩ الطبقات الکبرٰی العلمیة،ج: 7، ص:380

حیراں ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

آپ ﷺ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے کبھی کوئی دیکھا ہی نہیں
اور آپؐ سا حسین وجمیل کسی عورت نے جنم دیا ہی نہیں
آپؐ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے
گویا کہ آپؐ کو ایسا بنایا گیا جیسا کہ آپؐ خود چاہتے تھے

① معجم اعلام شعراء المدح النبوی،حرف الحاء،حسّان بن ثابت،ج،ص:118,1

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حلیہ مبارک

قدوقامت: نہ دراز قد، نہ پست قامت

رنگت: چمک دار، نہ چونے کی طرح بہت زیادہ سفید اور نہ ہی گندمی جیسے سانولا[1]

سر مبارک: متناسب، نہ چھوٹا اور نہ ہی بڑا[2]

بال: نہ سیدھے نہ گھنگھریالے بلکہ اس کے درمیان[3] بالوں کی لمبائی کانوں اور کندھوں کے درمیان[4]

چہرہ مبارک: چودھویں کے چاند کی طرح روشن اور چمک دار[5]

آنکھیں: سفیدی میں سرخ ڈورے[6]

ابرو: باریک اور باہم ملے ہوئے

پلکیں: سیاہ، سرگیں[7]

پیشانی: کشادہ اور چمک دار[8]

ناک: لمبی[9]

دہن: کشادہ[10]

دندان: کھلے، صاف اور چمک دار[11]

کان: متناسب[12]

داڑھی: گھنی،[13] کچھ بال سفید[14]

(1)صحیح البخاری:3547 (2) صحیح البخاری:3549 (3)صحیح البخاری:3547 (4) صحیح البخاری:3551

(5) سنن الترمذی:2811 (6)مسند احمد:684 (7) المعجم الکبیر للطبرانی:6510،المستدرك للحاکم،ج:4333,3

(8) جامع معمر بن راشد:20490 (9) دروس للشیخ محمد حسان،ج:20،ص:10 (10)سنن الترمذی:3646,3647

(11) شعب الایمان،ج:1430,2،المعجم الکبیر للطبرانی،ج:414,22 (12) صحیح البخاری:3549

(13)المعجم الکبیر للطبرانی:3605،مسند احمد:1122 (14) صحیح البخاری:3546

مونچھیں: نفیس تراشیدہ اور پست[1]

گردن: لمبی، اجلی،[2] چاندی کی طرح سفید[3]

کندھے: کندھوں کی ہڈیاں مضبوط،[4] چوڑے شانے[5]

بغل: سفید[6]

پیٹ اور سینہ: دونوں برابر (پیٹ نہ اندر کو دھنسا ہوا، نہ باہر نکلا ہوا) چوڑا سینہ[7]

ناف: سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی باریک لمبی دھاری[8]

کمر: سڈول، سفیدی اور چمک میں گویا چاندی سے بنی ہوئی[9]

ہاتھ: اعتدال کے ساتھ بڑے،[10] ٹھنڈے اور خوش بودار[11]

ہتھیلیاں اور انگلیاں: گداز اور ریشم کی طرح نرم اور اسی مناسبت سے انگلیاں

کلائی: مرمریں[12] اور دراز[13]

جوڑ: مضبوط اور کشادہ[14]

تلوے: گداز، گوشت سے پُر، قدرے گہرے[15]

ایڑی: کم گوشت[16]

پنڈلی: قدرے پتلی،[17] سفید چمک دار[18]

(1) کنزالعمّال:18322,17379 (2) المعجم الکبیر للطبرانی،ج:3605,4 (3) شعب الایمان،ج:1430,2

(4) شعب الایمان،ج:1430,2 (5) المعجم الکبیر للطبرانی،ج:414,22،صحیح البخاری:3551،سنن الترمذی:3635

(6) صحیح البخاری:3565 (7) الشریعة للاجری:1022,1025 (8)مسند احمد،ج:746,944,1122,2

(9)مسند احمد،ج:15512,24 (10)صحیح البخاری:3549 (11) صحیح مسلم:6052 (12)صحیح البخاری:3561

(13) المعجم الکبیر للطبرانی،ج:414,22 (14) سنن الترمذی:3638

(15)المعجم الکبیر للطبرانی،ج:414,22،شعب الایمان،ج:1430,2 (16) سنن الترمذی:3646,3647

(17) منتهی السؤل علی وسائل الوصول الی شمائل الرّسول،ج،ص:241,1،الشّمائل الشریفه،ج،ص:43,1

(18) صحیح البخاری:3566

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

چال: چلتے ہوئے آگے کی طرف جھکاؤ رکھتے[1] اور مضبوطی سے قدم اٹھاتے اس قدر تیز چلتے گویا زمین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لپیٹی جا رہی ہو ساتھ چلنے والے تھک کر چور ہو جاتے بمشکل ساتھ دے پاتے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا تکلّف اور بے نیاز چلتے جاتے۔[2]

پسینہ: گویا شفاف موتی، خوش بودار[3]

جسم: مشک وعنبر سے زیادہ خوش بودار[4]

مہر نبوت: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتر کے انڈے جیسی مہر تھی۔[5]

خاموشی: باوقار

گفتگو: شیریں، واضح اور جامع کلمات[6]

لباس

• جو میسر ہوا وہ پہنا سوتی، کتانی، اونی، دیباج کی طرح نرم[7]

• بہتر سے بہتر اور پیوند لگے لباس بھی پہنے[8]

استعمال کردہ رنگ

• پسندیدہ رنگ سفید[9] اور سبز[10]

• سبز جبہ[11]

• سرخ دھاری دار یمنی چادر[12]

• سیاہ اور ہلکے زرد رنگ کا لباس[13]

---

① مسند احمد، ج:746,944,1122,2 ② سنن الترمذی:3648 ③ سنن الدارمی:61 ④ صحیح البخاری:3553
⑤ سنن الترمذی:3643 ⑥ المستدرك للحاكم، ج:4333,3
⑦ امتاع الاسماع، ج،ص:379,6، صحیح البخاری:5798، سنن الترمذی:1723، صحیح مسلم:5440
⑧ صحیح البخاری:3108 ⑨ سنن الترمذی:994، سنن ابن ماجة:1472 ⑩ سنن أبی داؤد:4065
⑪ سنن أبی داؤد:4065 ⑫ سنن الترمذی:197 ⑬ سنن الترمذی:2814

عمامہ

• سفید کے علاوہ سیاہ[1] اور زرد خاکستری مائل عمامہ[2]

• عمامہ کے نیچے کبھی ٹوپی اور کبھی ایک خاص کپڑا (قناع) کا استعمال[3]

• شملہ چھوڑا بھی اور نہیں بھی چھوڑا[4]

قمیص وتہہ بند

• پسندیدہ لباس قمیص (جُبہ)[5] • پوری آستین[6] • آستینیں تنگ[7]

• کبھی کبھار موسم کے تقاضوں کے مطابق گلا کھلا بھی رکھا[8] • عمر بھر ٹخنوں سے قدرے اونچے تہہ بند[9] استعمال کیا۔

اوڑھنے کی چادر

• سرخ چادر[10] • سبز چادر[11] • دھاری دار چادر حبرہ پسندیدہ تھی[12]

جوتا

• چپل کی طرح دو تسمے والا[13]

• ایک تسمہ انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کے درمیان رہتا اور دوسرا چھنگلیا اور اس کے ساتھ والی انگلی کے بیچ میں ہوتا۔[14]

---

① صحیح مسلم:3309 ② شرح السنة للبغوی، ج،ص:79,12 ③ صحیح البخاری:5807، کنز العمال، ج:7-18286,8
④ صحیح مسلم:3312، سنن النسائی:5343 ⑤ سنن الترمذی:1762,1763,1764
⑥ سنن الترمذی:1765، سنن أبی داؤد:4027 ⑦ صحیح البخاری:363، سنن النسائی:123، سنن أبی داؤد:149
⑧ سنن ابن ماجة:3578 ⑨ سنن الترمذی:1783، سنن أبی داؤد:4096، سنن ابن ماجة:3572 ⑩ سنن أبی داؤد:4183
⑪ سنن أبی داؤد:4065 ⑫ صحیح البخاری:5813، صحیح مسلم:5441، سنن الترمذی:1787
⑬ صحیح البخاری:5857، سنن الترمذی:1772 ⑭ سنن أبی داؤد، شرح عون المعبود و حاشیة ابن القیم:4134

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جرابیں اور موزے

• سادہ، معمولی اور اعلیٰ ہر قسم کے موزوں کا استعمال
• شاہ نجاشی کے بھیجے ہوئے سیاہ رنگ کے سادہ موزوں پر مسح بھی فرمایا، سیدنا دحیہ کلبیؓ کے دیے ہوئے موزوں کا تحفہ پھٹنے تک استعمال فرمایا۔[1]

انگوٹھی

• چاندی کی انگوٹھی[2] • نگینہ کبھی چاندی کا اور کبھی حبشی پتھر کا[3] • عموماً دائیں ہاتھ میں پہنی،[4] کبھی کبھار بائیں میں بھی[5] • درمیانی اور شہادت کی انگلی میں نہ پہنتے[6]
• انگوٹھی جس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ ترتیب وار نیچے سے اوپر تک تین سطروں میں کندہ تھے بطور مہر استعمال کی۔[7]

خوراک

حلال وطیب تمام اشیائے خوردنی برضا ورغبت تناول فرماتے۔ اکثر بھوکے رہتے، کبھی پیٹ پر پتھر بھی باندھ لیتے۔ ذائقہ اور طبیعت پر کوئی چیز گراں گزرتی تو بغیر کوئی نقص نکالے اسے ایک طرف کر دیتے۔[8]

پسندیدہ خوراک

• دستی کا گوشت[9] • پنیر[10] • شہد[11] • کھجور[12] • دودھ[13] • کدو[14] • ثرید[15] • حلوہ[16] • جو کی روٹی[17]

---

①سنن أبی داؤد:155،سنن ابن ماجة:549،الشمائل المحمدية للترمذی، ج،ص:62,1
②صحیح مسلم:5486،سنن الترمذی:1739 ③ صحیح البخاری:5870،صحیح مسلم:5487 سنن الترمذی:1739,1740
④صحیح مسلم:5487،سنن الترمذی:1744 ⑤ سنن أبی داؤد:4226,4227 6 صحیح مسلم:5490 7 سنن الترمذی:1747
⑧صحیح البخاری:4101,5409,7358 ⑨صحیح البخاری:4712،سنن الترمذی:1837 ⑩صحیح البخاری:5402,2575
⑪صحیح البخاری:5431،سنن الترمذی:1831
⑫صحیح البخاری:371،صحیح مسلم:1365،سنن أبی داؤد:3744،سنن الترمذی:1095,1096،سنن ابن ماجة:1909
⑬ سنن أبی داؤد:3730،سنن الترمذی:3455 ⑭ سنن ابن ماجة:3304 ،سنن الترمذی:1850
⑮ صحیح البخاری:3770,5418،صحیح مسلم : 6272،سنن الترمذی:1834,3887
⑯ صحیح مسلم:2714،سنن أبی داؤد:2455،سنن الترمذی:734 ⑰ سنن الترمذی:2359,2360،سنن ابن ماجة:3347

نفاست وسلیقہ

• کثرت سے تیل کا استعمال کرتے[1] • کنگھا کرتے،[2] مانگ نکالتے[3] • لبوں (مونچھوں) کے زائد بال تراشتے[4] • داڑھی سنوار کر رکھتے[5] • کثرت سے مسواک کرتے[6]

سرمہ

• رات سونے سے قبل تین تین سلائی دائیں اور بائیں آنکھ میں لگاتے[7]

خوشبو

• مشک،[8] عود، کافور[9] اور ریحان کی خوشبو استعمال کی[10]
• گھر میں ایک عطردان میں بہترین خوشبو موجود رہتی[11]
• خوشبو کا ہدیہ ضرور قبول فرماتے[12]

نشست وآرام قیلولہ

• کبھی فرشی نشست[13] اور کبھی چارپائی پر تشریف رکھتے[14]
• کبھی ایک پیر کو دوسرے پیر پر رکھ لیتے[15]
• تکیہ سے بھی ٹیک لگا لیتے[16]

---

①شرح السنة للبغوی:3164 ② صحیح البخاری:295 ③ صحیح البخاری:3558,3944 ،سنن أبی داؤد:4189
④سنن أبی داؤد:188 ⑤شرح السنة للبغوی:3164 ⑥صحیح البخاری:887
⑦ سنن الترمذی:1757،سنن ابن ماجة:3496,3499 ⑧ صحیح مسلم:2841 ⑨السنن الکبریٰ للبیهقی:5967
⑩ صحیح مسلم:5883 ⑪سنن أبی داؤد:4162 ⑫ صحیح البخاری:5929 ،سنن الترمذی:2789,2790
⑬ صحیح البخاری:730،سنن النسائی:763،شعب الایمان:10414 ⑭ الادب المفرد:1163 ⑮سنن الترمذی:2765
⑯ سنن أبی داؤد:4143،سنن الترمذی:2770

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION
© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• کبھی کسی صحابی کے ساتھ بھی ٹیک لگاتے۔

• غار حرا میں سیدنا ابوبکرؓ کی گود میں سر رکھ کر آرام کیا۔[1]

• کبھی دونوں رانیں کھڑی کر لیتے اور پنڈلیوں پر دونوں ہاتھوں سے حلقہ باندھ لیتے۔[2]

• غزوہ بنو مصطلق میں ام المومنین سیدہ عائشہؓ کے زانو پر سر رکھ کر بھی لیٹے۔[3]

• آخری وقت سیدہ عائشہؓ کے ساتھ ٹیک لگائی۔[4]

① الرحيق المختوم،ص:230 ② سنن أبي داؤد:4847 ③ صحيح البخاری:4608 ④ صحيح البخاری:2741

معجزات

• قرآن مجید

• اسراء و معراج [1]

• واقعہ اسراء و معراج پر کفار کے سوالات کا جواب دینے کے لیے بیت المقدس کے نقشہ کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لایا جانا[2]

• فرشتوں کے ذریعے سے جنگ میں مدد [3]

• چاند کا دو ٹکڑے ہونا[4]

• مستقبل کی پیشین گوئیاں اور ان کا درست ثابت ہونا

شیطان بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شیطان آپ کے تابع کر دیا گیا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ قَرِيْنَهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَاِيَّایَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَيْرٍ ''اللہ نے تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک (شیطان) جن ساتھی مقرر کر دیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! میرے ساتھ بھی مگر اللہ نے اس کے خلاف میری مدد کی تو وہ اسلام لے آیا پس وہ مجھے بھلائی کے علاوہ کسی بات کا حکم نہیں دیتا''۔[5]

① بنی اسرائیل:1 ② صحيح مسلم:430 ③ ال عمران:126-124 ④ القمر:1،صحيح البخاری:3868,3870
⑤ صحيح مسلم:7108

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نباتات

• درختوں کا قبل از نبوت شام میں آپ ﷺ کے لیے جھک جانا۔[1]

• پہاڑوں اور درختوں کا آپ ﷺ کو سلام کرنا۔[2]

• درختوں کا آپ ﷺ کے کہنے سے چلنا۔[3]

• رسول اللہ ﷺ کا کھجور کے گچھے کو بلانا اور اس کا آنا۔[4]

• کھجور کے تنے کا آپ ﷺ کے فراق میں رونا۔[5]

• کھجور کے ڈھیر میں سے آپ ﷺ کا گزرنا اور ڈھیر کا بڑھ جانا۔[6]

• آپ ﷺ کا کیکر کے درخت سے تین مرتبہ گواہی مانگنا اور درخت کا گواہی دینا۔[7]

حجر

• وادی کے شجر اور مکہ کے ایک پتھر کا آپ ﷺ کو قبل از نبوت سلام کرنا۔[8]

• حرا پہاڑ کا لرزنا اور آپ ﷺ کے قدم مبارک مار کر تھمنے کا حکم دینے پر رک جانا۔[9]

حیوانات

• سست اور کمزور اونٹنی کو چابک لگنے سے اس کا تیز رفتار ہو کر سارے لشکر سے آگے نکل جانا۔[10]

• سفر ہجرت میں خشک اور لاغر بکری کا آپ ﷺ کے دست مبارک کے چھونے سے خوب دودھ دینا سب کا جی بھر کر پینے کے باوجود سب سے بڑے برتن کا بھر جانا۔[11]

• سرکش اونٹ کو قابو میں لانا۔[12]

---

①الرحیق المختوم،ص:89 ② المستدرك للحاكم،ج:4296,3 ③المعجم الكبير للطبرانی،ج:12595,12

④ مسند احمد،ج:1954,3 ⑤ صحيح البخاری:3585،سنن الترمذی:505,3627،سنن ابن ماجة:1415,1417

⑥ صحيح البخاری:2781 ⑦ سنن الدّارمی:16 ⑧صحيح مسلم:5939 ⑨ صحيح البخاری:3686

⑩ مسند احمد:15026 ⑪ المعجم الكبير للطبرانی:3605 ⑫ صحيح مسلم:1658

• آپ ﷺ کے پیار کرنے پر روتے ہوئے اونٹ کے آنسوؤں کا تھم جانا۔[1]

طعام

• غزوہ خندق کے موقع پر ایک یا دو آدمیوں کا کھانا ہزار آدمیوں کے لیے کافی ہو جانا۔[2]

• غزوہ خندق کے موقع پر جو کی چند روٹیاں ستر یا اسّی لوگوں کو پوری ہو جانا۔[3]

• ایک پیالہ دودھ تمام اصحاب صفہ کو کافی ہو کر بچ جانا۔[4]

• ایک بکری کی کلیجی سفر میں ۱۳۰ افراد کے کھانے کے باوجود بھی بچ جانا۔[5]

پانی

• غزوہ ذات الرقاع میں ایک قطرے پانی پر انگلیاں مبارک رکھتے ہی پانی کا پھوٹنا اور غازیوں کا سیراب ہو جانا۔[6]

• سفر حدیبیہ میں ایک کوزہ پانی میں دست مبارک رکھتے ہی انگلیوں سے پانی کا پھوٹنا اور 1500 افراد کو سیراب کرنا۔[7]

• سفر تبوک میں آپ ﷺ کا ایک عورت کے پانی کے دو مشکیزوں کو چھونا، اس سے چالیس صحابہ کا سیراب ہونے کے باوجود مشکیزوں کا بھرا رہنا اور اس عورت کے ایمان لانے کا سبب بننا۔[8]

• حدیبیہ کے خشک کنوئیں میں آپ ﷺ کا ایک کلی پانی ڈالتے ہی کنوئیں کے پانی کا ابل پڑنا۔[9]

دعا کا فوراً قبول ہونا

• سیدنا انس بن مالکؓ کو نبی کریم ﷺ نے دعا دی تو ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دینے لگا۔[10]

---

① سنن أبی داؤد:2549 ②صحيح البخاری:4101 ③ صحيح البخاری:3578 ④ صحيح البخاری:6452

⑤ صحيح البخاری:5382 ⑥ صحيح مسلم:7519 ⑦ صحيح البخاری:3576 ⑧ صحيح البخاری:3571

⑨ صحيح البخاری:3577 ⑩المعجم الكبير للطبرانی،ج:710,1

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• سیدنا عروہ بارقیؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برکت کی دعا دی، پھر اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو انہیں بہت نفع ملتا۔[1]

• نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابو ہریرہؓ کی والدہ کی ہدایت کی دعا کی تو وہ فوراً مسلمان ہو گئیں۔[2]

چہرہ موڑے بغیر آگے اور پیچھے دیکھ پانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَاللّٰہِ لَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ ''اللہ کی قسم! مجھ سے نہ تمہارے رکوع چھپے ہوئے ہیں اور نہ ہی تمہارا خشوع، کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھ پاتا ہوں''۔[3]

انسانی اعضاء پر اثرات

• غزوہ بدر میں قتادہ بن نعمانؓ کی آنکھ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک رکھنے سے ان کی باہر ڈھلکی ہوئی آنکھ کا واپس اپنی جگہ پر درست ہو جانا اور بینائی کا پہلے سے زیادہ تیز ہو جانا۔[4]

• ابو رافع کے قتل کے موقع پر عبداللہ بن عتیکؓ کی پنڈلی کا ٹوٹنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس پر ہاتھ پھیرنے پر پنڈلی کا ٹھیک ہو جانا۔[5]

• علیؓ کی آنکھوں کی بیماری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب مبارک لگانے سے آنکھوں کا صحیح ہو جانا۔[6]

① سنن الترمذی:1258 ② صحیح مسلم:6396 ③ صحیح البخاری:741 ④ مسند أبی یعلی الموصلی:1549
⑤ صحیح البخاری:4039 ⑥ صحیح البخاری:4210

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

صفات

• نرمی و رحم دلی
• حلم و بردباری
• جود و سخاوت
• عاجزی و تواضع
• حیاداری
• عدل و انصاف
• شگفتہ مزاجی
• عفو و درگزر
• شفقت و محبت
• صبر و تحمل
• صدق و امانت
• شجاعت و بہادری
• زہد و تقویٰ
• صلہ رحمی
• امانت داری
• اخوت و مساوات
• جانوروں سے شفقت
• بچوں سے محبت
• یتیم، گھر والوں، خادموں غلاموں اور غیر مسلموں سے حسن سلوک
• مہمان نوازی
• مصلحت عامہ کا لحاظ
• ماحولیات کا خیال
• بہترین تیر اندازی
• بہترین گھڑ سواری
• سپاہیانہ فنون میں مہارت
• بہترین شوہر، باپ، دوست، معلم، سیاست دان

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ادب رسول ﷺ

نام لے کر مخاطب کرنے سے گریز کرنا

علامہ زمخشری کہتے ہیں ''تم یا مُحمَّدُ نہ کہو بلکہ تم یَا نَبِیَّ اللّٰہ کہو''۔[1] مثلاً

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ''اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے جو آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے آگے پہنچا دیں''۔[2]

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ ''اے نبی! آپ کو اللہ کافی ہے''۔[3]

پکارنے میں احتیاط کرنا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ''اپنے درمیان رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کا سا بلانا نہ بناؤ''۔[4]

آواز پست رکھنا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو''۔[5]

آپ ﷺ پر درود و سلام کا حکم بھیجنا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں تو اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی ان پر کثرت سے درود اور سلام بھیجو''۔[6]

① تفسیر زمخشری، ج،ص:3,260 ② المائدة:67 ③ الانفال:64 ④ النور:63 ⑤ الحجرات:2

⑥ الاحزاب:56

سانحات ومشکلات

واقعہ طائف

نبوت کے دسویں سال نبی کریم ﷺ اسلام کی دعوت کے لیے بیرون مکہ طائف تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ بھی تھے۔ راستے میں جس قبیلہ کے پاس سے بھی گزر ہوتا اسے پُرنور راستہ کی طرف دعوت دیتے۔ طائف پہنچ کر قبیلہ ثقیف کے تین سردار بھائیوں کو اسلام کی دعوت دی لیکن تینوں نے انکار کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ یکے بعد دیگرے ایک ایک سردار کے پاس دعوت کے لیے تشریف لے جاتے لیکن ان سب کا ایک ہی جواب تھا کہ تم ہمارے شہر سے نکل جاؤ۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ جب دس دن کے قیام کے بعد واپس مکہ تشریف لانے لگے تو یہ اوباش آپ کو گالیاں دینے لگے، تالیاں پیٹنے اور شور مچانے کے ساتھ ساتھ وہ آپ کو پتھر مارتے جاتے۔ اگرچہ زیدؓ ڈھال بن کر پتھروں کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اس کے باوجود نبی ﷺ کے پاؤں پر اتنے زخم آئے کہ دونوں جوتے خون سے تر بتر ہو گئے نیز زیدؓ کے سر میں بھی کئی جگہ چوٹ آئی۔ بالآخر جب آپ ﷺ نے مجبور ہو کر بنو ربیعہ کے باغ میں پناہ لی تو یہ لوگ واپس چلے گئے۔ اسی موقع پر آپ نے دعا فرمائی جو ''دعائے **مستضعفین**'' کے نام سے مشہور ہے۔[1]

شعب ابی طالب میں محصوری

نبوت کا ساتواں سال نبی کریم ﷺ کی زندگی کا مشکل ترین سال تھا۔ جب آپ ﷺ تمام ساتھیوں کے ساتھ شعب ابی طالب نامی گھاٹی میں تین سال تک محصور رہے اور تمام دشمن قبائل کی طرف سے سوشل بائیکاٹ کا اعلان لکھ کر کعبہ میں لٹکا دیا گیا اور دیگر افراد کو بھی اس پر عمل کرنے پر

① الرحیق المختوم،ص:180

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مجبور کیا گیا۔ [1]

عام الحُزن

نبوت کا دسواں سال سیدہ خدیجہؓ اور ابوطالب کی وفات کی وجہ سے عام الحزن کہلاتا ہے۔ [2]

غزوات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمایاں معرکہ حق

- غزوۃ الابواء/غزوۃ ودّان: صفر، ۲ ہجری [3]
- غزوۃ بواط: ربیع الاوّل، ۲ ہجری [4]
- غزوۃ العشیرۃ: جمادی الاوّل/جمادی الثّانی، ۲ ہجری [5]
- غزوۃ صفوان/غزوۃ بدر الاولیٰ: جمادی الثّانی، ۲ ہجری [6]
- غزوۃ بدر الکبریٰ: ۹ رمضان، ۲ ہجری [7]
- غزوۃ بنی سلیم: غزوۃ بدر کے ایک ہفتے بعد [8]
- غزوۃ سویق/غزوۃ قرقرۃ الکدر: ذی الحجۃ، ۲ ہجری [9]
- غزوۃ ذی امر: ذی الحجۃ/ذی القعدۃ، ۲ ہجری [10]
- غزوۃ الفرع: ربیع الثّانی، ۳ ہجری [11]
- غزوۃ بنی قینقاع: نصف شوّال، ۲ ہجری [12]
- غزوۃ احُد: شوّال، ۳ ہجری [13]
- غزوۃ بنی نضیر: ربیع الاوّل، ۴ ہجری [14]
- غزوۃ ذات الرّقاع: ربیع الثّانی/جمادی الثّانی، ۴ ہجری [15]

① الرحیق المختوم، ص:158 ② الرحیق المختوم، ص:165,166 ③ سیرت ابن هشام، ج،ص:591,1
④ الرحیق المختوم، ج،ص:179,1 ⑤ الرحیق المختوم، ج،ص:180,1 ⑥ سیرت ابن هشام، ج،ص:601,1
⑦ سیرت ابن هشام، ج،ص:606,1 ⑧ سیرت ابن هشام، ج،ص:43,2 ⑨ الرحیق المختوم، ج،ص:218,1
⑩ سیرت ابن هشام، ج،ص:46,2 ⑪ سیرت ابن هشام، ج،ص:46,2 ⑫ الرحیق المختوم، ج،ص:217,1
⑬ الرحیق المختوم، ج،ص:232,1 ⑭ سیرت ابن هشام، ج،ص:190,2 ⑮ سیرت ابن هشام، ج،ص:203,2

- غزوۃ بدر الاخرۃ: شعبان، ۴ ہجری [1]
- غزوۃ دومۃ الجندل: ربیع الاوّل، ۵ ہجری [2]
- غزوۃ خندق: شوّال، ۵ ہجری [3]
- غزوۃ بنی قریظۃ: ذوالقعدۃ، ۵ ہجری [4]
- غزوۃ بنی لحیان: جمادی الاوّل/جمادی الاولی، ۶ ہجری [5]
- غزوۃ بنی المصطلق: شعبان، ۶ ہجری [6]
- غزوۃ حدیبیہ: ذوالقعدۃ، ۶ ہجری [7]
- غزوۃ ذی قرد: غزوۃ خیبر سے تین دن پہلے [8]
- غزوۃ خیبر: محرم، ۷ ہجری [9]
- غزوۃ مؤتہ: جمادی الاوّل، ۸ ہجری [10]
- غزوۃ فتح مکّہ: رمضان، ۸ ہجری [11]
- غزوۃ حنین: شوّال، ۸ ہجری [12]
- غزوۃ طائف: شوّال، ۸ ہجری [13]
- غزوۃ تبوک: رجب، ۹ ہجری [14]

① سیرت ابن هشام، ج،ص:209,2 ② سیرت ابن هشام، ج،ص:213,2 ③ سیرت ابن هشام، ج،ص:214,2
④ سیرت ابن هشام، ج،ص:233,2 ⑤ الرحیق المختوم، ج،ص:295,1 ⑥ سیرت ابن هشام، ج،ص:289,2
⑦ سیرت ابن هشام، ج،ص:308,2
⑧ صحیح البخاری: باب غزوة ذات قرد وهی الغزوة التی اغاروا فیهاعلی لقاح النبی ﷺ قبل خیبر بثلاث
⑨ سیرت ابن هشام، ج،ص:328,2 ⑩ سیرت ابن هشام، ج،ص:373,2 ⑪ سیرت ابن هشام، ج،ص:389,2
⑫ الرحیق المختوم، ج،ص:381,1 ⑬ الرحیق المختوم، ج،ص:384,1 ⑭ سیرت ابن هشام، ج،ص:515,2

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فضائل

آدمؑ کی تخلیق سے پہلے ہی آپ ﷺ کا نبی ہونا لکھا جانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ وَسَاُنَبِّئُکُمْ بِتَاْوِیْلِ ذٰلِكَ دَعْوَۃِ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ وَبِشَارَۃِ عِیْسٰی قَوْمَہٗ وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ اَنَّہٗ خَرَجَ مِنْھَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَہٗ قُصُوْرُ الشَّامِ ... ”بے شک میں ام الکتاب میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب کہ آدمؑ ابھی گارے میں ہی لتھڑے ہوئے تھے، اور میں تمہیں اس کی حقیقت بتاتا ہوں میں اپنے والد ابراہیمؑ کی دعا، عیسیٰؑ کی بشارت ہوں جو انہوں نے اپنی قوم کو دی اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا کہ ان سے ایک روشنی نکلی ہے جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں...“۔[1]

بہترین زمانہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْہُ ”مجھے بنی آدم کے بہترین زمانے میں بھیجا گیا ہے۔ زمانے پر زمانہ گزرتا گیا، یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا جس میں مَیں ہوں“۔[2]

بہترین خاندان

سیدنا واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ عزوجل نے اسماعیلؑ کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا، اور کنانہ میں سے قریش کو چنا، اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم میں سے مجھے چنا“۔[3]

① مسند أحمد، ج:28، 17163 ② صحیح البخاری:3557 ③ صحیح مسلم:5938

نبی کریم ﷺ کی شریعت کا کچھ حصہ آسمانوں پر فرض کیا گیا

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: فَاُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلَاثًا اُعْطِیَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَاُعْطِیَ خَوَاتِیْمَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَّمْ یُشْرِكْ بِاللّٰہِ مِنْ اُمَّتِہٖ شَیْئًا الْمُقْحِمَاتُ ”رسول اللہ کو (معراج کی رات) تین چیزیں عطا کی گئیں پانچ نمازیں، سورۃ البقرۃ کی آخری آیات اور آپ کی امت میں سے اس (شخص) کے تباہ کرنے والے گناہوں کو بخش دیا جائے گا جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا“۔[1]

آپ ﷺ کو سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات دی گئیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے سورۃ البقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے ایک خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں“۔[2]

تمام انبیاء کی امامت کروائی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خود کو حطیم میں دیکھا اور قریش مجھ سے میری سیر کا حال پوچھ رہے تھے (یعنی معراج کا) تو انہوں نے بیت المقدس کی کئی چیزیں پوچھیں جن کو میں بیان نہ کر سکا، مجھے بڑا رنج ہوا، ایسا رنج کبھی نہیں ہوا تھا۔ پھر اللہ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا اور میں اس کو دیکھنے لگا، اب جو بات وہ پوچھتے تھے میں بتا دیتا۔ میں نے خود کو انبیاء کی جماعت میں پایا، (میں نے دیکھا کہ) موسیٰؑ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں، وہ میانہ تن و توش کے اور گٹھے ہوئے جسم کے شخص ہیں جیسے شنوءہ کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰؑ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں، ان سے سب سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود ثقفیؓ ہیں، اور ابراہیمؑ کو دیکھا کہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں، ان کے سب سے زیادہ مشابہ تمہارے ساتھی ہیں یعنی آپ ﷺ خود۔ نماز کا وقت ہوا تو میں نے ان کی امامت کروائی“۔[3]

① صحیح مسلم:431 ② مسند احمد، ج:38، 23251 ③ صحیح مسلم:430

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کردہ دین کی حفاظت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ''بے شک ہم ہی نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔[1]

تمام انسانوں کے لیے رسول

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ''اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے خوش خبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا''۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَاۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا رَحۡمَةٌ مُّھۡدَاةٌ ''اے لوگو! میں مجسم رحمت بن کر آیا ہوں جو ایک ہدیہ ہے''۔[3]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا واجب ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَالَّذِیۡ نَفۡسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یَسۡمَعُ بِیۡ اَحَدٌ مِّنۡ ھٰذِهِ الۡاُمَّةِ یَھُوۡدِیٌّ وَّلَا نَصۡرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوۡتُ وَلَمۡ یُؤۡمِنۡ بِالَّذِیۡ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنۡ اَصۡحَابِ النَّارِ ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اس امت کا کوئی بھی یہودی اور نصرانی جو میری بات سنے جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اور وہ اس پر ایمان لائے بغیر فوت ہو جائے تو وہ جہنم والوں میں سے ہوگا''۔[4]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اہل ایمان پر احسان عظیم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝ ''درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک

① الحجر:9 ② سبا:28 ③ المستدرك للحاكم، ج:1، 107 ④ صحیح مسلم:386

رسول مبعوث فرمایا جو اس کی آیات ان پر پڑھتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے''۔[1]

بہترین دل کے حامل

سیدنا ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو سب لوگوں کے دلوں سے بہتر پایا تو اس (اللہ) نے ان ہی کو اپنے لیے منتخب فرما لیا اور انہیں پیغمبری کا شرف عطا کر کے مبعوث فرمایا، پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کے بعد دوبارہ بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو صحابہ کرامؓ کے دلوں کو سب لوگوں کے دلوں سے بہتر پایا، تو اللہ نے انہیں اپنے نبی کا وزیر بنا دیا جو اس کے دین کی بقا کے لیے قتال کرتے ہیں۔ چنانچہ جب مسلمان کسی چیز کو اچھا سمجھیں تو وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے اور جو چیز ان کی نگاہوں میں بری ہوئی تو وہ اللہ کے نزدیک بھی بری ہوگی''۔[2]

سراپا رحمت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ''اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا''۔[3]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ تمام مخلوق یعنی جن و انس اور دیگر مخلوقات کے لیے ایک رحمت تھی مثلاً

مومنوں کے لیے

ہدایت کے ساتھ رحمت کی شکل میں

منافقوں کے لیے

قتل سے امان کی صورت میں

① الِ عمران:164 ② مسند أحمد ج:6، 3600 ③ الانبیاء:107

کافروں کے لیے

عذاب میں تاخیر کے حوالے سے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ... ''اور اللہ ایسے نہیں کرے گا کہ آپ ان کے درمیان موجود ہوں اور وہ ان کو عذاب دے...''۔[1]

اُمت کے لیے امان

عذاب سے امان کی صورت میں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ ''ستارے آسمان کے لیے امن ہیں اور جب ستارے چلے جائیں گے تو آسمان سے وہ آجائے گی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور میں اپنے اصحاب کے لیے وجہ امن ہوں''۔[2]

ازواج النبی ﷺ امت کی مائیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ''بلاشبہ نبی اہل ایمان کے لیے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہیں اور آپؐ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں''۔[3]

آپ ﷺ پر بیویوں کے درمیان عدل کرنا فرض نہ تھا

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ''جس بیوی کو چاہیں علیحدہ رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جس کو آپ نے علیحدہ کر دیا ہو، اگر اس کو پھر اپنے پاس طلب کر لیں تو آپ پر کچھ گناہ نہیں''۔[4]

آپ ﷺ کی شریعت قیامت تک رہے گی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَالَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَ

① الانفال:33 ② صحیح مسلم:6466 ③ الاحزاب:6 ④ الاحزاب:51

تَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر آج موسیٰؑ تشریف لے آئیں اور تم لوگ میری بجائے ان کی اتباع شروع کر دو، تو تم سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے، تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے''۔[1]

سیدنا ابوحازمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوہریرہؓ کی مجلس میں پانچ سال تک بیٹھا ہوں، میں نے انہیں نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ. ''بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے، جب بھی ان کا کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا آ جاتا، بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور عنقریب نائب ہوں گے جو بہت ہوں گے''۔[2]

دیگر انبیاء پر چھ فضیلتیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ ''مجھے انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات دیے گئے ہیں، دشمن پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے، میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا، ساری زمین میرے لیے پاک اور مسجد بنائی گئی ہے، مجھے ساری مخلوق کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور نبوت کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے''۔[3]

① سنن الدارمی، ج:1، 435 ② صحیح البخاری:3455 ③ صحیح مسلم:1167

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ کے دوست

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلَا اِنِّی اَبْرَاُ اِلٰی کُلِّ خِلٍّ مِّنْ خِلِّهٖ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰهِ ''آگاہ ہو جاؤ! بے شک میں ہر ایک دوست کی دوستی سے برأت کا اعلان کرتا ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا دلی دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا، لیکن تمہارے ساتھی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے دوست ہیں''۔[1]

شاہد، بشیر اور نذیر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ''اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوش خبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا''۔[2]

روشن چراغ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ''اور اللہ کے اذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے''۔[3]

بلند ذکر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ''اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا''۔[4]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا کہ اذان، اقامت، تشہد، جمعہ وعیدین کے خطبوں نیز خطبہ نکاح میں، مشرق سے مغرب تک اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا جاتا ہے''۔[5]

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ہم نے آپ کا ذکر فرشتوں کے ہاں، آسمانوں میں اور زمین میں اور مومنوں کے نزدیک اور قیامت کے دن بھی آپ کا ذکر بلند کریں گے کہ آپ کو بلند درجات اور مقام محمود سے نواز اجائے گا۔ ان شاء اللہ

① صحیح مسلم: 6176 ② الاحزاب: 45 ③ الاحزاب: 46 ④ الم نشرح: 4
⑤ تنویر المقباس من تفسیر ابن عبّاس، الم نشرح: 4

اگلے پچھلے قصور معاف

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۝ لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ... ''بے شک ہم نے آپ کو کھلی فتح عطا فرمائی۔ تاکہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی تمام کمی بیشی سے درگزر فرمائے...''۔[1]

خاتم النبیین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ مِّنْ زَوَایَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک عمارت بنائی ہو اور اسے بہترین اور خوب صورت بنایا ہو لیکن اس کے گوشوں میں سے کسی ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، تو لوگ اس کے اردگرد چکر لگاتے ہیں اور تعجب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو میں وہ (آخری) اینٹ ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں''۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت و دوزخ کا دکھایا جانا

(حدیث معراج میں) سیدنا حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: فَلَمْ یُزَایِلْ ظَهْرَهٗ هُوَ وَجِبْرِیْلُ حَتّٰی اَتَیَا بَیْتَ الْمَقْدِسِ وَفُتِحَتْ لَهُمَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَاَیَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرائیل اس (براق) کی پیٹھ سے جدا نہیں ہوئے یہاں تک کہ وہ دونوں بیت المقدس پہنچے، ان دونوں کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے، پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا''۔[3]

① الفتح: 2،1 ② صحیح مسلم: 5961 ③ مسند احمد، ج: 38، 23343

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

امت کا بیک وقت ہلاک نہ کیا جانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِیْ اِثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَیْنَهُمْ فَمَنَعَنِیْهَا ”میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں تو اس نے دو عطا کر دیں اور ایک کو مجھ سے روک دیا۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی۔ میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو پانی میں ڈبو کر ہلاک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا بھی قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں تو یہ قبول نہیں کیا گیا“۔[1]

اِسراء اور معراج

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ”پاک ہے وہ ذات جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گیا جس کے اردگرد کو ہم نے بہت برکت دی ہے تاکہ اسے ہم اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، بلاشبہ وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے“۔[2]

اللہ تعالیٰ کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھانا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ”آپ ﷺ کی عمر کی قسم! اس وقت ان پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے“۔[3]

① صحیح مسلم: 7260 ② بنی اسرائیل: 1 ③ الحجر: 72

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ ”نہیں میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی اور آپ کو اس شہر میں حلال کر لیا گیا“۔[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی ۝ ”قسم ہے تارے کی جب وہ غروب ہوا تمہارا ساتھی نہ بھٹکا ہے اور نہ بہکا ہے“۔[2]

نام لینے کی بجائے منصب سے مخاطب کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ”اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے جو بھی آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دیجیے“۔[3]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ ”اے نبی! اللہ آپ کو کافی ہے“۔[4]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد کی نماز فرض تھی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ”اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد بھی پڑھا کرو جو کہ آپ کے لیے زائد عبادت ہے، بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر فائز کر دے“۔[5]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو آدمیوں کے برابر تکلیف ہوتی تھی

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس حال میں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدید بخار تھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت تیز بخار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَجَلْ! اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا یُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ. ”ہاں! بے شک مجھے (تنہا) اتنا بخار ہوتا ہے جتنا

① البلد: 2,1 ② النجم: 1,2 ③ المائدہ: 67 ④ الانفال: 64 ⑤ بنی اسرائیل: 79

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تمہارے دو آدمیوں کو ہوتا ہے"۔[1]

گواہی کا وصف

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَكَيۡفَ اِذَا جِئۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيۡدٍ وَّ جِئۡنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ شَهِيۡدًا "بھلا اُس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ کو بلائیں گے اور تمہیں اُن گواہوں پر بطورِ گواہ لائیں گے"۔[2]

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت وحفاظت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ "اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو لوگوں سے بچائے گا"۔[3]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّا كَفَيۡنٰكَ الۡمُسۡتَهۡزِءِيۡنَ "بے شک ہم آپ کا مذاق اڑانے والوں کے لیے کافی ہیں"۔[4]

قبول شدہ دعا جو خفیہ رکھی گئی

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعۡوَةٌ دَعَاهَا لِاُمَّتِهٖ وَاِنِّي اخۡتَبَاْتُ دَعۡوَتِي شَفَاعَةً لِّاُمَّتِي يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ "ہر نبی نے اپنی امت کے لیے دعا کی ہے اور بے شک میں نے اپنی ایک دعا کو خفیہ رکھا ہوا ہے (جو کہ) قیامت کے دن میری امت کی شفاعت کے لیے ہوگی"۔[5]

ریاض الجنۃ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا بَيۡنَ بَيۡتِي وَمِنۡبَرِي رَوۡضَةٌ مِّنۡ رِيَاضِ الۡجَنَّةِ "میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے"۔[6]

① صحیح البخاری:5648 ② النساء:41 ③ المائدۃ:67 ④ الحجر:95 ⑤ صحیح مسلم:494

⑥ صحیح البخاری:1195

قیامت کے دن خاص مقام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَلَا فَخۡرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الۡحَمۡدِ وَلَا فَخۡرَ وَمَا مِنۡ نَّبِيٍّ يَوۡمَئِذٍ اٰدَمَ فَمَنۡ سِوَاهُ اِلَّا تَحۡتَ لِوَائِي وَاَنَا اَوَّلُ مَنۡ تَنۡشَقُّ عَنۡهُ الۡاَرۡضُ وَلَا فَخۡرَ "میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس میں کوئی فخر نہیں، میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور اس میں کوئی فخر نہیں، آدمؑ سمیت تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور اس میں کوئی فخر نہیں"۔[1]

وسیلہ وفضیلت کا مقام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اذان سنی اور کہا اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعۡوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الۡقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا ۨالۡوَسِيۡلَةَ وَالۡفَضِيۡلَةَ وَابۡعَثۡهُ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدَا ۨالَّذِي وَعَدۡتَّهٗ اے اللہ! اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب تو محمد کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گی"۔[2]

نہر کوثر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ "بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی"۔[3]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بَيۡنَمَا اَنَا اَسِيۡرُ فِي الۡجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الۡمُجَوَّفِ قُلۡتُ مَا هٰذَا يَا جِبۡرِيۡلُ؟ قَالَ: هٰذَا الۡكَوۡثَرُ الَّذِي اَعۡطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيۡبُهٗ اَوۡ طِيۡنُهٗ مِسۡكٌ اَذۡفَرُ "(معراج کی رات) جب میں جنت میں چل رہا تھا، اسی دوران ایک نہر دکھائی دی جس کے کناروں پر خول دار موتیوں کے قبے (گنبد) تھے میں نے کہا اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے

① سنن الترمذی:3148 ② صحیح البخاری:4719 ③ الکوثر:1

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کہا یہی تو وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے اس کی مٹی یا اس کی خوشبو مشک جیسی ہے''۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فَاِنَّهُ نَهْرٌ وَّعَدَنِيْهِ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ، وَهُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اٰنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُوْمِ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ، فَاَقُوْلُ: رَبِّ، اِنَّهُ مِنْ اُمَّتِىْ، فَيَقُوْلُ: مَا تَدْرِىْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ ''بے شک وہ (کوثر) ایک نہر ہے جس کا میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ اور قیامت کے دن میرے امتی اس حوض کا پانی پینے کے لیے آئیں گے۔ اس (حوض) کے اتنے پیالے ہیں جتنے آسمان کے تارے۔ ان میں سے ایک شخص کو وہاں سے بھگا دیا جائے گا تو میں کہوں گا: اے میرے رب! بے شک یہ شخص میری امت میں سے ہے، تو وہ فرمائے گا: تجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا نئی باتیں گھڑی تھیں''۔[2]

قیامت کے دن تمام انبیاء کے امام و خطیب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَ خَطِيْبَهُمْ وَ صَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ ''میں قیامت کے دن بغیر کسی فخر کے تمام انبیاءؑ کا امام و خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا''۔[3]

صاحب شفاعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ ''اور سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی''۔[4]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: اِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ

① صحیح البخاری: 6581 ② صحیح مسلم: 894 ③ مسند احمد، ج: 21253,35 ④ صحیح مسلم: 5940

اُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ اِشْفَعْ حَتّٰى تَنْتَهِىَ الشَّفَاعَةُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ ''بے شک قیامت کے دن امتیں گروہ در گروہ چلیں گی۔ ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور (انبیاء سے) کہے گی کہ اے فلاں! شفاعت کرو (مگر وہ سب ہی انکار کر دیں گے) آخر شفاعت کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو یہی ہے وہ دن جب اللہ ان کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا''۔[1]

قیامت کے دن صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب باقی رہنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: كُلُّ سَبَبٍ وَّنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا سَبَبِىْ وَنَسَبِىْ ''قیامت کے دن میرے رشتہ اور میرے نسب کے سوا تمام رشتے اور نسب منقطع ہو جائیں گے''۔[2]

سب سے پہلے پل صراط سے گزرنے والے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ''میں قیامت کے دن سب سے پہلے پل صراط پار کرنے والا ہوں گا اور اس دن تمام رسولوں کی دعا ہوگی ''اے اللہ! سلامتی سلامتی''۔[3]

امت کی کثرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ ''قیامت کے دن سب نبیوں کی نسبت زیادہ لوگ میرے تابع ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا''۔[4]

① صحیح البخاری: 4718 ② صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ، ج: 4527,2 ③ صحیح البخاری: 6573

④ صحیح مسلم: 484

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نعمت کا مکمل ہونا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ”آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے اسلام کو بطور دین تمہارے لیے پسند کر لیا“۔[1]

① المائدۃ:3

دیگر صفات مبارکہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلم وبردباری

غزوہ اُحد کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت مبارک ٹوٹنے اور چہرہ زخمی ہونے کا معاملہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر نہایت گراں گزرا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ دشمنوں کے لیے بددعا کیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے لعنت کرنے والا نہیں بلکہ اللہ کی طرف بلانے والا اور رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے“۔[1]

اور دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِقَوۡمِیۡ فَاِنَّهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ”اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہیں“۔[2]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور آپ سے کچھ مانگنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میرے پاس کچھ نہیں ہے لیکن تم میرے پاس آتے رہو جب میرے پاس کچھ آئے گا تو میں تمہیں عطا کر دوں گا“۔ چنانچہ عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ نے آپ کو اس چیز کا مکلّف نہیں بنایا جس پر آپ قادر نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمرؓ کی یہ بات ناگوار گزری تو انصار کے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ خرچ کیجیے اور عرش والے سے کمی کا خوف نہ رکھیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور انصاری کی اس بات سے چہرہ پر خوشی کے آثار نمودار ہو گئے۔ پھر فرمایا: ”اسی (چیز) کا مجھے حکم دیا گیا ہے“۔[3]

① تفسیر القرطبی، ج،ص:200,4، سبل الھدیٰ و الرّشاد، ج،ص:21,7، عیون الاثر، ج،ص:398,2

② صحیح البخاری:3477، المعجم الکبیر للطبرانی:5694، صحیح ابن حبان:973 ③ الشمائل المحمدیۃ للترّمذی:356

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور شفقت

ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد! مجھے (مال) دیجیے کیونکہ تم اپنے مال یا اپنے باپ کے مال سے نہیں دیا کرتے، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت جملے کہے تو... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوئے اور اس کو عطا کیا پھر فرمایا: ''کیا تم راضی ہو؟'' اس نے کہا نہیں! آپ نے پھر اس کو (مال) دیا اور فرمایا: ''کیا اب تم راضی ہو؟'' اس نے کہا نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو تیسری مرتبہ (مال) دیا اور فرمایا: ''کیا اب تم راضی ہو؟'' اس نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے صحابہ کے پاس جاؤ اور ان کو بتاؤ کہ اب تم راضی ہو کیونکہ ان کے دل میں تمہارے خلاف کچھ ہے''۔[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفاداری

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بھی کوئی ہدیہ پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھی کچھ نہ کچھ بھجواتے۔ مثلاً کبھی بکری کا گوشت کاٹتے پھر اس کے پارچے بنوا کر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھجواتے اور فرمایا کرتے: ''وہ ایسی اور ایسی تھیں''۔[2]

یعنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تعریف کیا کرتے نیز ہر مسلمان کے لیے خیر خواہ ہوتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عاجزی/تواضع

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر کے کام بھی کرتے مثلاً گھر کی صفائی کرنا، جوتا مرمت کر لینا، کپڑے میں پیوند لگا لینا، خادموں کے ساتھ کھانا کھانا، بکری دوہنا، اونٹوں کی خبر گیری کرنا، بازار سے سودا سلف لانا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ''اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مجھے مسکینی کی حالت میں ہی فوت کر اور قیامت کے دن مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھانا''۔[3]

① امثال الحدیث لابی الشیخ الاصبہانی:257 ② صحیح البخاری:3818 ③ سنن الترمذی:2352

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاح

چھوٹی بچیوں کے ساتھ

سیدہ ام نبیط رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں کچھ عورتوں کے ساتھ دف بجاتے ہوئے کہہ رہی تھی

اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ
فَحَیُّوْنَا نُحَیِّیْکُمْ
ہم آ گئے آپ کے پاس! ہم آ گئے آپ کے پاس!
تو نئی زندگی ملی ہمیں! نئی زندگی ملی آپ کو!

وَ لَوْلَا الذَّھَبُ الْاَحْمَرُ
مَا حِلَتْ بِوَادِیْکُمْ
اور اگر نہ ہوتا سونا لال
تو نہ بنتے تمہارے زیور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے پاس توقف کیا اور فرمایا: ''اُم نبیط! یہ کیا ہے؟'' تو میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بنو نجار کی بچیاں کسی دلہن کی رخصتی پر گا رہی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیا (اشعار) کہہ رہی ہو؟'' تو میں نے اپنے اشعار دہرا دیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برجستہ فرمایا:

وَ لَوْلَا الْحِنْطَۃُ السُّمَرَاءُ — مَا سَمِنَتْ عَذَارِیْکُمْ
اور اگر نہ ہوتی گندم لال — نہ بھرتے تمہارے بچوں کے جسم[1]

① سبل الهدى والرشاد، ج،ص:111,7

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ازواج مطہراتؓ کے ساتھ

سیدہ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس خزیرہ لے کر آئی جسے میں نے ان کے لیے پکایا تھا۔ میں نے سودہ سے کہا کھاؤ اس حال میں کہ نبی ﷺ میرے اور ان کے درمیان تھے تو انہوں نے انکار کیا میں نے کہا کھاؤ ورنہ میں ضرور آپ کے چہرے پر مل دوں گی لیکن انہوں نے انکار کیا۔ چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ خزیرے میں ڈالا اور ان کے چہرے پر مل دیا تو نبی ﷺ ان پر مسکرانے لگے''۔[1]

صحابہؓ کے ساتھ

سیدنا صہیبؓ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے سامنے کھجور اور روٹی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہو اور کھاؤ''. تو وہ کھجور کھانے لگے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''بے شک تمہاری آنکھ میں درد ہے'' تو وہ (صہیبؓ) کہنے لگے اے اللہ کے رسول! بے شک میں دوسری (تندرست) طرف سے کھا رہا ہوں۔ چنانچہ نبی ﷺ مسکرا دیئے''۔[2]

بچوں کے ساتھ

نبی کریم ﷺ ام سلیمؓ کے پاس جایا کرتے، ان کا ایک چھوٹا بیٹا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے ابو عمیر! (تمہارے) نغیر نے کیا کیا؟'' نغیر وہ (پرندہ) تھا جس سے وہ کھیلا کرتا تھا...۔[3]

عمر رسیدہ صحابیہؓ کے ساتھ

ایک عورت ام ایمن آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول! میرا شوہر بیمار ہے اور آپ کو بلا رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تمہارا شوہر وہی ہے جس کی آنکھ میں سفیدی ہے؟ تو وہ

① السنن الکبریٰ للنّسائی: 8868، مسند ابی یعلی الموصلی: 4476 ② مسند احمد، ج: 16591,27

③ مسند احمد، ج: 12979,20

عورت لوٹی اور اپنے شوہر کی آنکھ کھول کر دیکھا شوہر نے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہنے لگی مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے خبر دی ہے کہ میرے شوہر کی آنکھ میں سفیدی ہے۔ شوہر نے کہا تیرا ستیاناس ہو ہر ایک کی آنکھ میں سفیدی ہوتی ہے اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔[1]

① شرف المصطفیٰ، ج، ص: 128,5

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رقیق القلبی

آپ ﷺ آہیں بھر بھر کر نہ روتے بلکہ صرف آنکھوں سے آنسو بہتے تھے۔رونے میں آپ کبھی آواز سے نہیں روئے۔آپ کا رونا قرآن کریم پڑھتے اور سنتے وقت، دعا کرتے ہوئے اور کبھی نومسلم غلاموں پر ان کے مشرک آقاؤں کے مظالم سن کر آپ رنجیدہ ہو جاتے۔کبھی اپنی امت پر عذاب کے خوف سے،کبھی کسی میّت کے لیے دعا کرتے ہوئے بھی صرف آپ کی آنکھیں اشک بار ہو جاتیں۔

نبی کریم ﷺ پر ایمان کا وجوب

نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:...فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ... ’’...تو ایمان لے آؤ اللہ اور اس کے رسول نبی امی پر...‘‘۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْهُ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ . ’’مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ کوئی معبود (برحق) نہیں سوائے اللہ کے اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں، وہ نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں پھر جب انہوں نے ایسا کرلیا تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مالوں کو بچالیا مگر حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر ہے‘‘۔[2]

① الاعراف:158 ② صحیح مسلم:129

نبی کریم ﷺ کی اطاعت کا وجوب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ... ’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول کی اطاعت کرو...‘‘۔[1]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ ’’جس دن ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے وہ کہیں گے ہائے کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی‘‘۔[2]

نبی کریم ﷺ سے محبت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ. ’’تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کو اس کی اولاد، اس کے والدین اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں‘‘۔[3]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِى الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِى النَّارِ ’’تین باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی مٹھاس پالے گا: جو اللہ اور اس کے رسول سے دوسرے سب لوگوں سے زیادہ محبت کرے، جو کسی آدمی سے صرف اللہ کی خاطر محبت کرے (یعنی دنیا کی کوئی غرض نہ ہو اور نہ ہی اس سے ڈر ہو) اور کفر میں لوٹنے کو بعد اس کے کہ اللہ نے اس کو اس سے بچا لیا اس طرح برا جانے جیسے آگ میں ڈالا جانا‘‘۔[4]

① النساء:59 ② الاحزاب:66 ③ صحیح مسلم:169 ④ صحیح مسلم:165

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا ثواب

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نظر بھر کر ایسے دیکھتے تھے کہ ان کی نظر آپ سے ہٹتی نہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آنکھ بھر کر دیکھ لوں کیونکہ قیامت میں تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند درجہ عطا کریں گے (میں نہیں دیکھ پاؤں گا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ”اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین میں سے، اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں“۔[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری عورت کی محبت

بنی ذبیان کی ایک انصاریہ عورت احد کی جنگ میں اپنے خاوند اور بھائی کی شہادت کی خبر سن کر پوچھنے لگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا اے ام فلاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیریت سے ہیں کہنے لگی مجھے دکھاؤ تاکہ میں ان کو دیکھ لوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کیا گیا یہاں تک کہ اس نے آپ کو دیکھ لیا اور کہنے لگی ہر مصیبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہلکی ہے (اس کے نزدیک سب سے بڑی مصیبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی نقصان پہنچنا تھا)“۔[2]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرامؓ کی محبت

سیدنا علیؓ سے پوچھا گیا کہ آپ سب (صحابہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت کرتے تھے؟ تو آپؓ کہنے لگے: اللہ کی قسم! آپ ہمیں اپنے مال، اپنی اولاد، اپنے آباؤ اجداد، اپنی ماؤں اور سخت پیاس کی حالت میں ٹھنڈا پانی ملنے سے بھی زیادہ محبوب تھے۔[3]

① تفسیر ابن کثیر، النساء:69 ② دلائل النبوۃ للبیہقی، ج،ص:302,3 ③ شرح الشفا، ج،ص:42,2

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تَاَخَّرْتَ اَعْلَى الرِّجَالِ فَلَيْلُنَا طَوِيْلٌ

وَاَضْوَاءُ الْقَنَادِيْلَ تُسْهَرُ

”آپؐ درجات کی بلندی میں تمام مردوں سے انتہا تک پہنچ گئے (آپؐ کی جدائی میں) ہماری راتیں لمبی، قندیلیں روشن اور بے خواب رہتی ہیں“۔

(دروس للشیخ عائض القرنی، ج،ص:2,269)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللّٰهم

صل على سيدنا

محمدو على آل محمد

المصادر والمراجع

• القران

• تفسير زمخشرى،الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل،المؤلف:ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد،الزمخشرى،الناشر:دار الكتاب العربى۔بيروت.

• تفسير القران العظيم،المؤلّف:ابو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير القرشى البصرى ثم الدمشقى،الناشر:دار طيبةللنّشر والتّوزيع.

• صحيح البخارى،المؤلّف:محمد بن اسماعيل ابو عبدالله البخارى الجعفى،النّاشر: دارالسلام للنشر والتّوزيع،الرّياض.

• صحيح مسلم،المؤلف:مسلم بن حجاج ابو الحسن القشيرى النيسابورى،النّاشر: دارالسلام للنشر والتّوزيع،الرّياض.

• سنن أبى داؤد، المؤلّف:ابو داؤد سليمان بن الأشعث بن اسحاق بن شداد بن عمرو الأزدى السّجستانى،النّاشر:دار السلام للنشر والتّوزيع،الرّياض.

• سنن الترمذى،المؤلّف:محمد بن عيسٰى بن سؤرة بن موسٰى بن الضحاك الترمذى أبو عيسٰى، النّاشر:دار السّلام للنشر والتّوزيع،الرّياض.

• سنن النّسائى،المؤلّف:أبو عبد الرحمن احمد بن شعيب بن على الخراسانى،النّسائى، الناشر:دار السلام للنشر والتّوزيع،الرّياض.

• سنن ابن ماجه، المؤلف:ابن ماجة أبو عبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى وماجة اسم ابيه يزيد،النّاشر:دارالسلام للنشر والتّوزيع،الرّياض.

• مسند الامام أحمد بن حنبل، المؤلّف:أبو عبد اللّٰه احمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانى،النّاشر:مؤسسة الرسالة للنّشر والتّوزيع.

• المعجم الكبير،المؤلف:سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمى الشامى،ابو

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

القاسم الطبرانی،دار النشر: مکتبةابن تیمیة۔ القاهرة.

• شعب الایمان،أحمد بن الحسین بن علی بن موسٰی الخُسرَوْجَردِیُ الخراسانی،الامام أبوبکر البیهقی،الناشر:دار الکتب العلمیة۔بیروت.

• المستدرك علی الصحیحین للحاکم،المؤلّف:ابو عبد اللّٰه الحاکم محمد بن عبد اللّٰه بن محمد بن حمدویه بن نُعیم بن الحکم الضبی الظهمانی النیسابوری المعروف بابن البیع،الناشر:دار المعرفة بیروت۔لبنان.

• الکتاب المصنّف فی الاحادیث والآثار،المؤلّف: أبو بکر بن أبی شیبةعبد اللّٰه بن محمد بن ابراهیم بن عثمان بن خواستی العبسی،النّاشر:مکتبة الرُّشد ناشرون، الریاض.

• السنن الکبرٰی،المؤلّف:احمد بن علی بن موسٰی الخُسرَوجِردِی الخراسانی ابو بکر البیهقی، النّاشر:مکتبة الرُشد ناشرون، الریاض.

• صحیح الجامع الصّغیر وزیادته،المؤلّف:عبد الرحمٰن بن أبی بکر،جلال الدّین السیوطی،المکتب الاسلامی بیروت ۔دمشق۔

• الادب المفرد،المؤلف:الامام الحافظ أبی عبد اللّٰه محمد بن اسماعیل البخاری، بتخریجات وتعلیقات أبی عبد الرحمن محمد ناصر الدین الألبانی،دار الصدیق.

• کتاب التوحید واثبات صفات الرب عزوجل،المؤلف:أبو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمة بن المغیرة بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری،الناشر:مکتبة الرشد۔ السعودیة۔الریاض.

• الامثال الحدیث فی الحدیث النبوی،المؤلف:ابو محمد بن جعفر بن حیان الانصاری المعروف بابی الشیخ الاصبهانی،النّاشر:الدار السلفیة۔بومبای۔الهند.

• الفوائد،المؤلف:أبوالقاسم تمام بن محمد بن عبد اللّٰه بن جعفر بن عبد اللّٰه بن

الجنید البجلی الرازی ثم الدمشقی،الناشر:مکتبة الرشد۔الریاض.

• السیرة النبویّة لابن هشام،المؤلف:عبد الملك بن هشام بن أیوب الحمیری المعافری ،أبو محمد،جمال الدین،الناشر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفٰی البابی الحلبی واولاده بمصر.

• السیرة النبویة(من البدایة والنهایة لابن کثیر)،المؤلف:أبو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی،الناشر:دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزیع بیروت۔لبنان.

• ألفیة السیرة النبویة۔نظم الدرر السنیة الزکیة،المولف: ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن بن أبی بکر بن ابراهیم العراقی،الناشر:دار المنهاج بیروت.

• اسد الغابة ،المؤلّف:ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری،عز الدین ابن الاثیر الناشر: دار الفکر ۔بیروت.

• الطبقات الکبرٰی،المؤلف:ابو عبد اللّٰه بن سعد بن منیع الهاشمی بالولاء،البصری، البغدادی المعروف بابن سعد،الناشر:دار الکتب العلمیة ۔بیروت.

• مسند أبی یعلٰی الموصلی،المؤلف:الامام الحافظ احمد بن علی بن المثنٰی التمیمی، ناشرون:مکتبة الرشد،دار المامون للتراث.

• مسند الدارمی المعروف به (سنن الدارمی)،المؤلف:أبو محمد عبد اللّٰه بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبد الصمد الدارمی،التمیمی السمرقندی،الناشر: دار المغنی للنشر والتوزیغ،المملکة العربیة السعودیة.

• شرف المصطفٰی،المؤلف:عبد الملك بن محمدبن ابراهیم النیسابوری الخرکوشی ،ابو سعد،الناشر: دار البشائر الاسلامیة۔مکة.

• جامع الاصول فی احادیث الرسول،المؤلّف:مجد الدین أبو السعادات المبارك بن

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

محمد بن محمد بن محمد ابن عبد الكريم الشيبانى الجزرى ابن الأثير،النّاشر: مكتبة الحلوانى۔مطبعة الملاح۔ مكتبة دار البيان

• تاريخ دمشق، المؤلف:أبو القاسم على بن هبة اللّٰه المعروف بابن عساكر،الناشر:دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع.

• التاريخ الكبير،المؤلف:محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن المغيرة البخارى،المؤلف: محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن المغيرة البخارى،أبوعبد اللّٰه، الطبعة:دائرة المعارف العثمانية،حيدر آباد۔الدكن .

• الشريعة،المؤلف:ابو بكر محمد بن الحسين بن عبد اللّٰه الآجُرىّ البغدادى،الناشر : دار الوطن۔ الرياض/السعودية.

• أخبار مكة فى قديم الدهر وحديثه،المؤلف: ابو عبد اللّٰه محمد بن اسحاق بن العباس المكى الفاكهى،الناشر: دارخضر۔بيروت .

• كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال،المؤلف: علاء الدين على بن حسام الدين ابن قاضى خان القادرى الشاذلى الهندى البرهانفورى ثم المدنى فالمكى الشهير بالمتقى الهندى،الناشر:مؤسسة الرسالة.

• زاد المعاد فى هدى خير العباد ،المؤلّف:محمد بن أبى بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية،النّاشر:مؤسسة الرِّسالة،بيروت۔ مكتبة المنار الاسلامية، الكويت.

• امتاع الاسماع بما للنبى من الاحوال والاقوال والحفدة والمتاع،المؤلف:احمد بن على بن عبد القادر،ابو العباس الحسينى العبيدى،تقى الدين المقريزى،المحقق: محمد عبد المجيد النميسى،الناشر:دار الكتب۔ بيروت.

• معجم أعلام شعراء المدح النبوى،المؤلف:محمد أحمد درنيقة،تقديم:ياسين

الأيوبى،الناشر:دارومكتبة الهلال.

• الجامع،المؤلف:معمر بن أبى عمرو راشد الأزدى مولاهم،أبو عروة البصرى،نزيل اليمن،الناشر:المجلس العلمى بباكستان،وتوزيع المكتب الاسلامى ببيروت.

• دروس للشيخ عائض القرنى،المؤلف: عائض بن عبد اللّٰه القرنى،مصدر الكتاب: دروس صوتية قام بتفريغهاموقع الشبكة الاسلامية http://www.islamweb.net

• دروس للشيخ محمد حسان ،المؤلف:محمد بن ابراهيم بن ابراهيم بن حسان، مصدر الكتاب:دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الاسلامية http://www.islamweb.net

• معجزات الرسولRasoulallah.netاخراج وتنسيق موقع نصرة.

• رحمة اللعالمينﷺ قاضى محمد سليمان منصور پورىؒ

• الرّحيق المختوم،المؤلف:مولانا صفى الرّحمٰن مباركپورى،النّاشر:المكتبة السّلفية لاهور

• تجليات نبوت:مولانا صفى الرحمن مباركپورى۔دارالسّلام پبلشرز اينڈ ڈسٹرى بيوٹرز

• فضائل رحمة اللعالمينﷺ:محمد اقبال كيلانى۔ النّاشر:حديث پبليكيشنز

• اسؤه حسنه از ابن قيمؒ: ترجمه عبدالرزاق مليح آبادى۔الناشر:قرآن آسان تحريك، لاهور

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الہدیٰ ایک نظر میں

الہدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان، قرآن وسنت کی تعلیم اور خدمت خلق کے کاموں میں 1994ء سے کوشاں ہے۔ الحمدللہ آج نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں اس کی شاخیں اسی مقصد کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کررہے ہیں۔

شعبۂ تعلیم وتربیت: اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم اور طالبات کی تربیت وکردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- **تعلیم القرآن:** مکمل قرآن مجید کا لفظی ترجمہ وتفسیر، تجوید، حدیث وسیرت النبی ﷺ اور فقہ العبادات پر مبنی کورسز۔
- **تعلیم التجوید اور تحفیظ القرآن:** قرآن مجید کو درست پڑھنے اور حفظ کے کورسز ہیں۔
- **تعلیم الحدیث:** صحیح بخاری، ریاض الصالحین کے منتخب ابواب اور علوم الحدیث پر مبنی ہیں۔
- **روشنی کا سفر:** یہ کورس کم پڑھی لکھی لڑکیوں کے لیے اسلامی تعلیمات پر مشتمل ہے۔
- **روشنی کی کرن:** ناخواندہ خواتین ولڑکیوں کی تعلیم وتربیت کورس ہے۔
- **ریالٹی چیک:** انگریزی زبان میں ہفتہ وار تعلیمی پروگرام ہے۔
- **منارالاسلام:** بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے ہفتہ وار پروگرام اور ناظرہ قرآن کی تعلیم کے لیے **مفتاح القرآن** پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔
- **فہم القرآن:** رمضان المبارک میں روزانہ ایک پارہ کے ترجمہ اور فہم پر مبنی پروگرام ہے۔
- **سمر کورسز:** گرمیوں کی چھٹیوں میں ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والی ہر عمر کی خواتین کے لیے مختصر دورانیے کے کورسز۔
- **خط وکتابت کورسز:** بذریعہ خط وکتابت اور آن لائن تعلیم حاصل کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

شعبۂ نشرواشاعت: الہدیٰ پبلی کیشنز کے تحت مختلف موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس چھپوائے جاتے ہیں اور ان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی قراءت، ترجمہ وتفسیر، حدیث وسیرت النبی ﷺ، مسنون دعاؤں اور روزمرہ زندگی کے مسائل سے متعلق رہنمائی پر مبنی آڈیو کیسٹس (Audio)، سی ڈیز (c.d) اور وی سی ڈیز (v.c.d) تیار کی جاتی ہیں۔

شعبۂ خدمت خلق: کے تحت متعدد معاشرتی خدمات سرانجام دی جارہی ہیں مثلاً

- مستحق طلبہ کے لیے تعلیمی وظائف • رمضان المبارک میں راشن کی فراہمی • عیدالاضحیٰ کے موقع پر اجتماعی قربانی
- دینی وسماجی رہنمائی • کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام • قدرتی آفات کے موقع پر ممکنہ ضروری امداد
- کنوؤں کی کھدائی کے ذریعے خشک علاقہ جات میں پانی کی فراہمی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION